قسط دوم:

"آپریشن (سرجری) کے اقسام واحکام" اسلام کی نظر میں

مفتی اقبال حسین صاحب

(واضح رہے کہ زیرِ مطالعہ مضمون کی پہلی قسط اس سے پہلے جلد نمبر ۹ شمارہ نمبر ۱ میں شائع ہو چکی تھی لیکن دوسری قسط بوجوہ چند اس کے بعد والے دو شماروں میں شائع نہ ہو چکی لہٰذا اب دوسری قسط شائع کی جارہی ہے...... ادارہ)

آپریشن سرجری کی مختلف اقسام ہے جن میں سے بعض جائز اور بعض ناجائز ہیں ہم ان اقسام میں سے ہر ایک کا حکم الگ طور پر بیان کریں گے:

آپریشن سرجری کی اقسام:

۱)...... آپریشن سرجری برائے علاج۔
۲)...... سرجری آپریشن برائے تشخیص مرض۔
۳)...... سرجری برائے ولادت۔
۴)...... سرجری آپریشن برائے ختنہ۔
۵)...... سرجری آپریشن برائے تعلیم یعنی تشریح الأعضاء۔
۶)...... آپریشن برائے حسن وزیبائش۔
۷)...... پوسٹ مارٹم۔
۸)...... آپریشن برائے تبدیلی جنس۔
۹)...... اعضاء کی پیوند کاری۔
۱۰)...... آپریشن برائے نس بندی۔

۱)...... آپریشن سرجری برائے علاج کی تعریف:

ایسا آپریشن جو بغرض علاج کیا جاتا ہے اگر آپریشن کرنے کی واقعی ضرورت ہو تو بغرض علاج آپریشن کرانا جائز ہے بعض صورتیں ایسی ہوتی ہیں جن میں آپریشن ضروری ہو جاتا ہے اگر آپریشن کرنے کی انتہائی سخت ضرورت ہو مثلاً مریض کی حالت بیماری کی

وجہ سے ایسی خستہ ہو چکی ہو کہ اگر آپریشن نہ کیا جائے تو اس مرض میں مریض کی موت واقع ہو جائے تو اس مرض کو دور کرنے اور مریض کی جان بچانے کے لئے سرجری آپریشن کرنا بلاشبہ جائز بلکہ لازم اور ضروری ہے اس قسم کو عربی میں الجراحۃ العلاجیہ کہتے ہیں جیسے دل کے بند شریانوں کا آپریشن اگر نہ کیا تو موت واقع ہو جاتی ہے۔

بند شریانوں کا آپریشن سے علاج دل کے شریانوں کا بائی پاس آپریشن گزشتہ ۲۵ تیس برس سے بہت عام ہوتا جا رہا ہے اندازاً ۵ لاکھ سے زیادہ بائی پاس آپریشن دنیا بھر میں ہر سال ہوتے ہیں ان میں سے اڑھائی لاکھ تو صرف امریکہ میں ہوتے ہیں اگر خدانخواستہ آپ کو دل کی شریانوں کی بیماری ہے اور وہ اس درجہ پر پہنچ چکی ہے کہ اسے ادویات سے قابو میں نہیں رکھا جا سکتا یا آپ کے دل کی بائیں مرکزی شریان میں رکاوٹ بڑھ چکی ہے یا پھر تمام تینوں شاخیں بند ہو چکی ہیں تو آپ کو بائی پاس آپریشن کی ضرورت ہے

بائی پاس آپریشن کا تمام تر عمل اب تجربہ کار سرجنوں کے ہاتھوں پوری طرح محفوظ ہوتا ہے ۱۹۶۰ کے عشرے کے اواخر میں سب سے پہلے بائی پاس آپریشن کے بعد سے سرجری کرانے والے مریضوں کی اوسط عمر پندرہ سال بڑھ چکی ہے آپریشن کے بعد اچھی صحت کے ساتھ زندگی گزار رہے ہیں۔

اب آپ کو ساٹھ سال سے زیادہ عمر کے سینکڑوں مریض نظر آئے گے جو بائی پاس کے بعد اچھی صحت کے ساتھ زندگی گزار رہے ہیں امریکہ میں ۱۹۷۵ سے ۱۹۷۸ کے درمیان ۹۰۰ مریضوں کے کوائف نوٹ کیے گئے بائی پاس آپریشن کی وجہ سے اس کے دوران مرنے والوں کی شرح ۲.۵ فیصد نکلی ۹۰ فیصد سے زیادہ مریض آپریشن کے بعد ۵ سال سے زیادہ عرصہ زندہ رہے آپریشن کی بہتر سہولتوں اور بہتر اسویات اور تربیت کی بدولت آپریشن میں مرنے والوں کی تعداد محض ایک فیصد رہ گئی ہے یعنی ۹۹ فیصد مریض آپریشن کے مرحلے سے کامیابی سے نکل آتے ہیں اور صحت مند زندگی گزارتے ہیں۔

بائی پاس آپریشن ایک یا ایک سے زیادہ شریانوں کا کیا جاتا ہے آپریشن کا مقصد بند شریان کی جگہ نئی پیوند لگانا ہے یہ پیوند عموماً ٹانگ کی ایک خون کی نالی نکال کر دل کی بیرونی سطح پر اس طرح لگایا جاتا ہے کہ اس کا ایک سرا رکاوٹ کے مقام سے پہلے اور دوسرا سرا رکاوٹ کے آگے بند شریان میں داخل کر دیا جاتا ہے اس طرح خون کا بہاؤ رکاوٹ کے مقام کو بائی پاس کر کے آگے دل کے پٹھے میں پہنچنے لگتا ہے۔

پیوندکاری یا بائی پاس آپریشن کے لئے سرجن مریض کی چھاتی کو کاٹ کر کھول لیتے ہیں دل کو بجلی کا جھٹکا اور ادویات دے کر عارضی طور پر دھڑکنے کام کرنے سے روک لیا جاتا ہے ایک ہارٹ لنگ مشین اس عرصہ کے دوران خون کی سپلائی جسم کے تمام حصوں کو جاری رکھتی ہے بائی پاس یا شریان کی پیوندکاری میں بند شریان میں رکاوٹ کے مقام کے آگے خون کی رسد بحال کرنے کیلئے

ٹانگ سے نکالی ہوئی خون کی نالی کا ایک سرا شریان اعظم یعنی دل کی مرکزی خون کی نالی میں اور دوسرا سرا بند شریان میں رکاوٹ کے مقام کے آگے اسی شریان میں داخل کر کے سی دیا جاتا ہے۔

بائی پاس آپریشن کے نقصانات:

بائی پاس آپریشن کی تکنیک اب بہت زیادہ ترقی کر چکی ہے لیکن یہ طریقہ کار بہرحال ابھی تک پیچیدگیوں سے آزاد نہیں ہو سکا کچھ عام مسائل ایسے ہیں جن سے مریض کو واسطہ پڑ سکتا ہے ان کی تفصیل درج کی جاتی ہے۔

ہارٹ اٹیک:

پیوند کی جانے والی شریان کو ٹانکے لگانے میں اگرچہ بہت احتیاط اور توجہ سے کام لیا جاتا ہے لیکن اگر معمولی سی رکاوٹ بھی بن جائے تو دل کے پٹھے کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہوتا ہے جس کے نتیجے میں ہارٹ اٹیک ہو سکتا ہے چونکہ تمام مریض آپریشن کے بعد کڑی نگرانی میں ہوتے ہیں اس لئے زیادہ تر مریض ہاٹ اٹیک سے جانبر ہو جاتے ہیں۔

ذہنی الجھاؤ اور عدم توازن:

اگرچہ آپریشن کے دوران دماغ کو خون کی سپلائی کسی رکاوٹ کے بغیر جاری رہتی ہے لیکن آپریشن کے نفسیاتی اثرات سے بھی مریض محفوظ نہیں رہتے بائی پاس آپریشن کے بعد ۵ سے ۱۰ فیصد مریض کچھ عرصہ تک ذہنی توازن اور الجھاؤ کے شکار رہتے ہیں خوش قسمتی سے یہ کیفیت ادویات کے ساتھ ختم ہو جاتی ہے اور مریض چند دنوں میں بحال ہو جاتا ہے۔

ہائی بلڈ پریشر:

دل کا آپریشن ایک بڑا دباؤ ہوتا ہے دباؤ پیدا کرنے والے ہارمونز کے زیادہ اخراج کی وجہ سے بلڈ پریشر عارضی طور پر ۳۰ فیصد تک بڑھ جاتا ہے اس کیفیت کو ختم کرنے کے لئے انتہائی طبی نگہداشت کی ضرورت ہوتی ہے چنانچہ ہسپتال کا عملہ اس طرف خصوصی توجہ دیتا ہے۔

پیوند شدہ شریان کا سکڑ جانا:

بائی پاس کے لئے پیوند کی گئی خون کی نالی شریان کا سکڑ جانا یا اسی میں رکاوٹ پیدا ہو جانا ایک سنگین مسئلہ ہوتا ہے۔ دراصل

بائی پاس آپریشن دل کی شریانوں کے مرض کا حتمی علاج نہیں ہے۔نئی شریان دل کو ایک خاص عرصہ تک خون پہنچانے کا کام سرانجام دیتی ہے۔طویل عرصے تک پریشانی سے بچنے کا حل یہی ہے کہ پیوند شدہ نئی شریان نہ سکڑے یا اس میں رکاوٹ نہ پیدا ہو۔ (ہائی بلڈ کولیسٹرول ص ۱۸۶ ا تخلیقات ہیلتھ سیریز)۔

بائی پاس آپریشن کا حکم:

ایسا آپریشن بلاشبہ جائز ہے اس کے جواز میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے بلکہ مریض کی جان بچانے کے لئے ایسا آپریشن ضروری ہوجاتا ہے ۔

عمل جراحی (Esseullal Surgery) بر بنائے علاج وضرورت خفیفہ:

وہ بیماری جس میں مریض کی موت کا خوف ہو، یا اس مرض کی شدت میں اضافہ کا خوف ہو تو ایسی بیماری کو ختم کرنے کے لئے جو سرجری کی جاتی ہے اس کو " الجراحة العلاجیہ الحاجیہ " کہتے ہیں۔

اس سرجری کی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم:

ایسی بیماری جس کی وجہ سے مریض کو سخت ضرر پہنچتا ہو، خواہ وہ ضرر دائمی ہو یا وقتی ہو۔جیسے ٹی بی کی صورت میں اگر پھیپھڑوں میں پیپ پڑجائے تو آپریشن کر کے پیپ نکالنا جائز ہے۔

پھیپھڑے:(lungs):

پھیپھڑے سانس کے عمل کے دو اہم اعضاء ہیں یہ تعداد میں دو ہوتے ہیں ۔ یہ مخروطی شکل کے ہوتے ہیں یہ سینے کے جوف (chest cavity) میں ایک دائیں طرف اور دوسرا بائیں طرف ہوتا ہے۔پھیپھڑوں کی رنگت سرخ ہوتی ہے یہ دل کی وجہ سے ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہیں۔

پھیپھڑوں کی نوک (apex) اوپر کی طرف ہنسلی کی ہڈی کی طرف جاتی ہے۔پھیپھڑے کا نچلا چوڑا حصہ ڈایافرم پر ٹکا ہوتا ہے جب کہ پھیپھڑوں کی بیرونی پسلیوں سے لگے ہوتے ہیں اور پچھلی طرف سے ریڑھ کے ستون سے لگتے ہیں۔پھیپھڑوں کی

بیرونی سطح محدب convex ہوتی ہے جب کہ اندرونی سطح مقعر (concave) ہوتی ہے۔ دائیں پھیپھڑے کے تین لوبز ہوتے ہیں جب کہ بائیں پھیپھڑے میں لوبیولز ہوتے ہیں اس میں مزید چھوٹے چھوٹے (loblues) ہوتے ہیں جس سے ایک بڑا لوب بنتا ہے۔ ان لوبیولز میں چھوٹی چھوٹی نالیاں ہوتی ہیں۔ جن کو برونکیل ٹیوب کہتے ہیں پھر یہ مزید تقسیم ہو کر چھوٹی نالیوں کی سروں پر ہوا کی تھیلیاں بن جاتی ہیں جن کو alveoli کہتے ہیں۔ ان ہوا دانوں میں باریک نالیاں ہوتی ہیں جن کے درمیاں گیسوں کا تبادلہ ہوتا ہے۔ ہر پھیپھڑے کی اندرونی طرف (medial side) پر ایک جڑ ہوتی ہے جسے root of lung کہتے ہیں۔ یہ حصہ جہاں سے پھیپھڑے میں خون داخل اور خارج ہوتا ہے وہ ہائلس کہلاتا ہے۔

جب ٹی بی کے مریض کے پھیپھڑوں میں پانی یا پیپ پڑ جائے تو اس سے مریض کو سخت تکلیف ہوتی ہے مریض انتہائی ضرر میں مبتلاء ہو جاتا ہے عموماً ایسا مریض کھانا پینا چھوڑ دیتے ہیں اور مریض پر دواء وغیرہ کا کوئی اثر نہیں ہوتا ایسا مریض روز بروز کمزور ہوتا جاتا ہے ڈاکٹر حضرات ایسے مریضوں کو پانی یا پیپ نکالنے کا مشورہ دیتے ہیں اگر پھیپھڑوں میں پانی جمع ہو گیا ہو تو عموماً یہ پانی سرنج سے سرجن حضرات نکالتے ہیں لیکن اگر پانی گاڑھا ہو جائے یعنی پیپ بن جائے تو پھر یا تو سرجن حضرات چھوٹا آپریشن کر کے ٹیوب کے ذریعے پیپ نکالتے ہیں لیکن اگر ٹیوب کے ذریعے بھی مکمل صفائی نہ ہو تو سرجن مریض کو آپریشن کرنے کا مشورہ دیتے ہیں آپریشن سے تقریباً صفائی مکمل ہو جاتی ہے پہلے دو طریقے عموماً ناکام ہوتے ہیں البتہ تیسرا طریقہ کامیاب ہوتا ہے۔ جس سے پیپ مکمل نکل آتی ہے۔

اس کا حکم:

اگر صرف پانی پھیپھڑوں میں پڑ گیا ہو تو اگر پانی سرنج سے نکل سکتا ہو تو آپریشن کر کے نکالنا جائز نہ ہوگا لیکن اگر ماہر سرجن کہہ دے کہ آپریشن کے بغیر پیپ نہیں نکلے گی تو آپریشن کر کے پیپ نکالنا بلاشبہ جائز اور درست ہے۔

یا جیسے اپنڈیسائٹس کا آپریشن کرنا بسا اوقات ضروری ہو جاتا ہے اگر بروقت اپنڈکس کا آپریشن نہ کیا جائے تو زہر پورے پیٹ میں پھیل جاتے ہیں جس سے ہلاکت کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔

اپنڈیسائٹس عام ایمرجنسی کنڈیشن ہے یہ تمام عمر لوگوں خصوصاً ۱۵ اور تیس سال کے عمر کے جوانوں کو ہوتی ہے۔ اگر کسی شخص کی اپنڈکس نہیں نکالی گئی تو اپنڈکس کو دوسری بیماری کی تشخیص کرتے وقت دیکھا جائے کیونکہ یہ کسی وقت بھی ظاہر ہو سکتی ہے یہ کنڈیشن مردوں میں زیادہ ہوتی ہے اور عورتوں میں کم ہوتی ہے یہ کنڈیشن اپنڈکس کے اندرونی راستے کے اندر پاخانے کی خشک

رطوبت کی رکاوٹ سے ہوتی ہے۔

اس سے اپنڈکس کے اندر سوزش پیدا ہوجاتی ہے۔اس سے پتھری بھی بن سکتی ہے خون کا دورہ رک جاتا ہے اور بافتیں مردہ پڑ جاتی ہیں۔اگر اپنڈکس پھٹ جائے تو اس کا زہر سارے پیٹ میں پھیل جاتا ہے اس سے مریض کی حالت بڑی خطرناک ہوتی ہے۔ جب اپنڈکس پھٹ جائے تو مریض کے پیٹ کے اوپر والے حصے کے مرکز میں اچانک سخت درد شروع ہوجاتا ہے اور چند گھنٹوں میں پیٹ کے دائیں طرف نچلے حصے میں منتقل ہوجاتا ہے ایسی حالت انتہائی خطرناک ہوتی ہے اس وقت مریض کا آپریشن کرکے مریض کی جان بچانا بلاشبہ جائز ہے اگر اپنڈکس پھٹا نہ ہو لیکن پھول گیا ہو جس سے مریض تکلیف میں مبتلاء ہو تو اگر دوائی کے ذریعے اس کی تکلیف دور کرنا ممکن ہو اور تکلیف دور ہوسکتی ہو تو اس وقت آپریشن کرنا جائز نہ ہوگا ہاں اگر دوائی سے علاج ممکن نہ ہو تو پھر بلاشبہ آپریشن کرسکتے ہیں جائز ہے۔

مسئلہ:

صحت اور تندرستی کی حالت میں محض مستقبل میں ضرر کا خوف کرتے ہوئے اور مستقبل کی تکلیف سے بچنے کے لئے اپنڈکس کا آپریشن کرنا حرام اور ناجائز ہے جواز کا حکم یقین پر لگتا ہے محض وہم اور شک پر نہیں۔

دوسری قسم:

ایسی بیماری جس سے فی الحال اس کا کوئی ضرر نہ ہو لیکن مستقبل میں ضرر کا خوف ہو اور اس خوف کا حدوث متوقع ہو شک اور وہم کے درجے میں نہ ہو بایں طور کہ اگر سرجری نہ کی جائے تو یہ مرض اس کے کسی عضوء کو لاحق ہو کر اس عضوء کی منفعت بالکلیہ ختم کردے فتاویٰ عالمگیری میں ہے ولابأس بقطع العضوء ان وقعت فیہ الاکلۃ لئلا تسری ولابأس بشق المثانۃ اذا کانت فیھا حصاۃ (فتاویٰ عالمگیری جلد ۴ص۱۱۴مطبوعہ پشاور) اگر کسی عضوء میں سڑن پیدا ہوجائے تو اس کی نشوونما کو روکنے کے لئے عضوء کو کاٹ دینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اور مثانہ میں پتھری ہو تو اس کے آپریشن میں کوئی حرج نہیں۔

جراحات صغریٰ برائے علاج ومعالجہ:

(minor surgery) ایسی بیماری کا آپریشن کرنا جو نہ ضرورت کے درجے کو پہونچے اور نہ حاجت کے بایں طور کہ وہ مرض انسان کو موت تک پہنچا سکتا ہو اور نہ اس میں موت کا خوف ہو، لیکن اس مرض کو یونہی چھوڑے رکھنا تکلیف وپریشانی کا سبب بن

سکتا ہو،اور یہ تکلیف و پریشانی متوقع ہو، جیسے ناک میں زائد گوشت کا بڑھ جانا،اگر اس زائد گوشت کو نہ نکالا جائے تو یہ بڑھ کر تکلیف ومشقت کا سبب بن سکتا ہے،اس لئے آپریشن کی یہ صورت شرعا جائز ہے

ناک کی ہڈی کا ٹیڑھا ہونا:

اگر کسی مریض کی ناک کی ہڈی ٹیڑھی ہوتو اس کی ناک اکثر بند رہتی ہے گلے میں خراش پیدا ہوجاتی ہے چہرے اور کانوں میں درد اور سونگھنے کی قوت کم ہوجاتی ہے اس کا علاج بھی آپریشن کے ذریعے سے کیا جاتا ہے اس آپریشن کو msr کہتے ہیں اگرچہ اس آپریشن کے بارے میں سنا ہے کہ اس سے مریض ٹھیک ہوجاتا ہے لیکن تجربے سے یہ بات ثابت ہے کہ آپریشن کرنے کے باوجود بھی یہ تکلیف دور نہیں ہوتی۔

اسی طرح بسا اوقات ناک میں لمبی لمبی غدودیں نکل آتی ہیں جن کو نواصیر کہتے ہیں یہ ناک کو بند کردیتی ہیں اس بیماری سے سنگھنے کی صلاحیت متاثر ہوجاتی ہے سر میں درد رہتا ہے یاداشت خراب ہونے لگتی ہے اور کسی چیز پر توجہ دینے میں مشکل پیش آتی ہے ناک کی شکل مینڈک کی سی ہوجاتی ہے اس بیماری کا صحیح علاج بھی آپریشن ہی ہے یہ آپریشن کرنا بھی جائز ہے

آنکھ کا آپریشن اور اس کے متعلقہ مسائل:

آنکھ جسم کا ایک اہم عضوء ہے اس کی حفاظت بہت ضروری ہے۔اگر آنکھ ضائع ہوجائے تو یہ دنیا آدمی کے لئے اندھیر نگری ہے آنکھ میں کالا موتیا بند ہوجاتا یہ ایک عام بیماری ہے آنکھ کے اندر جب فلورائڈ کا پریشر ہو اس سے آپٹک نرو (Optic nerve) کمزور ہوجاتا ہے اور نظر پر اثر انداز ہوتا ہے اس بیماری سے آنکھ کی بینائی بہت کم ہوجاتی ہے جب آنکھ سرخ ہوجاتی ہے تو اس موقع پر اس کا آپریشن کیا جاتا ہے یعنی اس کا آپریشن کرنا ضروری ہوجاتا ہے بلکہ اس کا علاج ہی صرف اپریشن ہے دوسرے ذرائع سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا اس آپریشن میں سرجری کے ذریعے آئرس کو کاٹ دیا جاتا ہے جس سے نظر بحال ہوجاتی ہے ایسا اپریشن کرنا بھی جائز ہے۔

سفید موتیا کیا ہوتا ہے:

ہر آنکھ میں ایک عدسہ ہوتا ہے جو بالکل شفاف ہوتا ہے اور نظر آنے والی چیزوں کی تصویر پردہ بصارت پر بناتا ہے مختلف وجوہات کے باعث یہ بے رنگ اور شفاف عدسہ گدلا ہوکر سفید موتی کی شکل اختیار کرلیتا ہے جس سے بینائی متاثر ہوجاتی ہے بینائی

اسی تناسب سے متاثر ہوتی رہتی ہے جس تناسب سے شفافیت کم ہوتی جاتی ہے اسی بیماری کا نام سفید موتیا ہے۔

اس مرض کا علاج:

اس کا علاج آپریشن کے علاوہ اور کوئی ایجاد نہیں ہوا ۲۵۔۳۰ سال پہلے آپریشن کا طریقہ یہ تھا کہ خراب عدسے کو نکال دیا جاتا تھا اور اس کی جگہ خالی چھوڑ دی جاتی تھی لینز نہیں ڈالا جاتا تھا چنانچہ اسی عدسہ کی کمی کو پورا کرنے کے لئے موٹے موٹے شیشوں والی عینکیں استعمال کی جاتی تھی یہ عینکیں بذات خود معذوری کا باعث ہوتی تھی لیکن کافی عرصہ سے اب قدرتی عدسہ کے نکلنے سے خالی ہونے والی جگہ پر مصنوعی عدسہ لگا دیا جاتا تھا لیکن آج کل سائنس کی ترقی کی وجہ سے اس آپریشن میں بھی کافی آسانیاں پیدا ہوگئی ہیں چنانچہ آج کل سفید موتیا کا آپریشن شعاعوں سے کیا جاتا ہے اس کو فیکو سرجری کہا جاتا ہے یہ سرجری بالکل جائز ہے جس میں کوئی ممانعت نہیں ہے بلکہ یہ اللہ کی ایک نعمت ہے اس آپریشن کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں آنکھ کی قدرتی ساخت میں بہت کم توڑ پھوڑ کی جاتی ہے اس لئے آنکھ بہت جلد اپنی اصلی حالت میں آجاتی ہے۔

آپریشن کے بعد وضوء کرتے ہوئے آنکھ پر مسح کرنا:

اگر آنکھ کے آپریشن کے بعد وضوء کرسکتا ہو تو وضوء کرنا ضروری ہے اگر خود وضوء نہ کرسکتا ہو تو اس کو کوئی شخص وضوء کرائے اگر وضوء کرانے والا کوئی نہ ہو اور خود وضوء نہ کرسکتا ہو تو تیمم کرلے اگر وضوء تو کرسکتا ہے لیکن آنکھ کو دھو نہیں سکتا یعنی زخم کی وجہ سے آنکھ کا دھونا ممکن نہیں ہے تو اس صورت میں چہرے کے جن حصوں کو بآسانی دھوسکتا ہو ان حصوں کو دھولے اور جس حصے کے دھونے سے پانی آنکھ میں جانے کا خطرہ ہو تو اس حصے پر تر ہاتھ پھیرلے اور آنکھ پر جو پٹی بندھی ہے اس پر مسح کرلے اگر پٹی پر مسح کرنا بھی مضر ہو تو مسح بھی ترک کردے۔

" وفی مختارات النوازل : وانما یجوز المسح علیها اذاکان الماء یضر الجراحة اذا غسلها فاذا اضر یمسح علی الجراحه وان اضر یمسح علیٰ الجبیرة وان اضر المسح علی الجبیرۃ سقط المسح ".
(مجمع الأنھر شرح ملتقیٰ الأبحر جلد۱ص۱۱۳)۔

ترجمہ:...... مسح کرنا زخم پر اس وقت جائز ہے جب دھونا نقصان کرتا ہو پس جب دھونے سے ضرر ہو تو زخم پر مسح کرے اور اگر وہ بھی نقصان پہنچائے تو پٹی پر مسح کرے اور اگر پٹی پر مسح کرنا بھی نقصان پہنچاتا ہو تو مسح بھی ساقط ہو جائے گا۔

آنکھ کے آپریشن کے بعد نماز کس طرح پڑھے:

موتیا یا کسی اور مرض کی بناء پر آنکھ کے آپریشن کے بعد ڈاکٹر کا یہ تاکیدی مشورہ ہوتا ہے کہ زیادہ حرکت نہ ہو، خاص کر جھکنا سجدے وغیرہ میں جانا ان چیزوں کو ڈاکٹر حضرات بہت زیادہ نقصان دہ بتاتے ہیں اگر واقعۃً رکوع اور سجدہ کرنے سے مریض کو نقصان پہنچتا ہو یا خاطر خواہ فائدہ نہ ہوتا ہو تو ایسی صورت میں جب تک نقصان کا خطرہ ہو بیٹھ کر نماز ادا کی جائے اگر بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہو اگر بیٹھ کر بھی نماز پڑھنا نقصان دہ ہو تو پھر لیٹ کر اشارے سے نماز پڑھ سکتا ہے حضرت عمران بن حصینؓ جب بیمار ہوئے تو آپ ﷺ ان کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے تو عمران بن حصینؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول (ﷺ) میں کیسے نماز پڑھوں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کھڑے ہو کر نماز پڑھو اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت نہیں تو بیٹھ کر نماز پڑھو اور اگر بیٹھ کر بھی نماز پڑھنے کی طاقت نہیں تو پہلو پر لیٹ کر اشارے سے نماز پڑھو اور اگر اس کی بھی تجھ میں طاقت نہیں تو پھر اللہ تعالیٰ عذر قبول کرنے والے ہیں۔(یعنی پھر نماز معاف ہے)۔(المبسوط للسرخسی جلد ۱۰ ص ۱۰۲)۔

ایک حدیث میں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"یصلی المریض قائما ان استطاع فان لم یستطع صلی قاعداً فان لم یستطع ان یسجد اوماء وجعل سجوده اخفض من رکوعه" . (ذکره الحافظ ابن حجرؒ فی تلخیص الحبیر جلد ۱ ص ۲۲۶)۔

مریض کھڑے ہو کر نماز پڑھے اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت نہیں تو بیٹھ کر نماز پڑھے اگر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی طاقت نہیں تو اشارے سے نماز پڑھے اور سجدے میں رکوع سے زیادہ جھکے اگر مریض ایسا ہو کہ وہ سر کے اشارے سے بھی نماز نہ پڑھ سکتا ہو مثلاً آنکھ کے آپریشن میں ڈاکٹر نے ہلنے سے منع کر دیا سر کا اشارہ بھی نہ کر سکتا ہو تو ایسی صورت میں نماز قضاء کر دے نماز قضاء کرنے کا گناہ نہ ہوگا اگر اس حالت میں پانچ یا پانچ سے کم نمازیں رہ گئی تو وہ ان پانچ نمازوں کی قضاء کرے گا۔

چنانچہ حضرت علیؓ کے بارے میں آتا ہے:

"روی عن علیؓ انه اغمی علیه فی اربع صلوت فقضاهن" . (المبسوط جلد ۲ ص ۲۸۱)۔

حضرت علیؓ پر چار نمازوں کے وقت بے ہوشی رہی تو انہوں نے ان نمازوں کی قضاء کی اگر پانچ نمازوں سے زیادہ نمازیں رہ گئی تو کیا اس حالت میں کہ وہ بات کو تو سمجھتا ہو یعنی بے ہوشی نہ ہو مگر ڈاکٹر نے ہلنے سے منع کر دیا ہو تو کیا ان نمازوں کی قضا اس پر لازم ہوگی یا نہیں اس بارے میں احناف سے مختلف روایات مروی ہیں اکثر فقہاء کی عبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے ذمہ ان نمازوں کی

قضاء نہیں ہے جب وہ سر کے اشارے سے بھی نماز نہ پڑھ سکتا ہو البتہ صاحب ہدایہ کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے ان کے نزدیک ان نمازوں کی قضاء اس پر لازم ہوگی۔

چنانچہ صاحب ہدایہ لکھتے ہیں:

" وقولہ اخرت عنہ اشارہ الیٰ انہ لا تسقط الصلوۃ عنہ وان کان العجز اکثر من یوم ولیلۃ اذا کان مفیقاً وھو الصحیح لانہ یفھم مضمون الخطاب بخلاف المغمیٰ علیہ "

(الھدایہ جلد اول ص ۱۶۹ط مکتبہ رحمانیہ لاہور)۔

صاحب قدوری کا یہ قول اخرت عنہ اس سے اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ اس سے نمازیں ساقط نہیں ہونگی اگر چہ وہ ایک دن اور رات سے زیادہ عاجز ہو جب اس کو افاقہ ہو اس لئے کہ وہ مضمون خطاب کو سمجھتا ہے مغمیٰ علیہ کے خلاف (کہ وہ مضمون خطاب کو نہیں سمجھتا) گویا صاحب ہدایہ کے نزدیک بے ہوشی والا اور ہوش والے میں یہ فرق ہے کہ بے ہوشی والا پانچ نمازوں سے زیادہ کی قضاء نہیں کرے گا اور ہوش والے کے ذمے اگر پانچ نمازوں سے زیادہ ہیں تو وہ ان کی قضاء کرے گا البتہ صاحب ہدایہ نے اپنی دوسری تصنیف میں اس قول کے خلاف لکھا ہے کہ اس کے ذمے ان نمازوں کی قضاء نہیں ہے۔

چنانچہ صاحب ہدایہ اپنی دوسری تصنیف کتاب التجنیس والمزید میں لکھتے ہیں:

" وان کان اکثر من یوم ولیلۃ لم یجب علیہ قضاء الصلوات لأنہ لم یصر خلفا لانہ لایفید لانہ لم یقدر علیٰ الاداء اذا تضاعف الواجبات ، فصار کالمغمیٰ علیہ "

(کتاب التجنیس والمزید جلد ۲ ص ۷۷ ط ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی)۔

دوسرے فقہاء کرام کی عبارات سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ ایسا مریض جو ہوش میں ہو لیکن ڈاکٹر نے حرکت کرنے سے منع کر دیا ہو اگر اس کی پانچ سے زیادہ نمازیں رہ جائیں تو ان کی قضاء اس کے ذمے لازم نہیں ہے۔

(۱) ملتقی الابحر میں ہے:

" وفی الخانیہ الاصح أنہ لا یقضی أکثر من یوم ولیلۃ کالمغمیٰ علیہ وھو ظاہر الروایۃ وھٰذا اختیار فخر الاسلام وشیخ الاسلام وفی الخلاصہ وھو المختار لان مجرد العقل لایکفی لتوجہ الخطاب " (ملتقی الابحر جلد اول ص ۱۹۴)۔

کتاب الاختیار میں ہے: " فان عجز عن الایماء برأسه اخر الصلوة ولایؤم بعینیه "

اس کی شرح کرتے ہوئے علامہ عبداللہ بن محمود لکھتے ہیں:

" فأن مات علیٰ تلک الحالة لا شی ء علیه ، وان براء انه یلزمه قضاء یوم ولیلة لا غیر نفیا للحرج کما فی الجنون والاغماء بخلاف النوم حیث یقضیها وان کثرت "

(کتاب الاختیار لتعلیل المختار جلد ۱ ص ۱۰۲ باب صلاۃ المریض)۔

ترجمہ:...... اگر اسی حالت میں مرگیا تو اس پر کچھ بھی نہیں ہے (یعنی فدیہ کی وصیت کرنا لازم نہیں) اور اگر ٹھیک ہوا تو اس پر ایک دن اور رات کی نمازوں کی قضاء لازم ہوگی اس کے علاوہ کی نہیں حرج کو ختم کرنے کے لئے جیسے جنون اور بے ہوشی میں ہوتا ہے بخلاف نیند کے اگر چہ نمازیں پانچ سے زیادہ ہو تب بھی قضاء کرے گا۔

اسی طرح درمختار میں بھی ہے:

" وان تعذر الایماء براسه وکثرت الفوائت بأن زادت علیٰ یوم ولیلة سقط القضاء عنه وان یفهم فی ظاهر الروایة وعلیه الفتویٰ کما فی الظهیریة لأن مجرد العقل لا یکفی لتوجه الخطاب " ۔

(درمختار جلد ۲ ص ۶۸۸ کتاب الصلاۃ ط مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)۔

اس لئے اکثر فقہاء یہی کہتے ہیں کہ ایسا مریض جو سر کا اشارہ بھی نہ کر سکتا ہو اس کی نمازیں پانچ سے زیادہ ہو تو اس کے ذمے قضاء لازم نہیں ہے اگر چہ فتویٰ اسی قول پر ہے لیکن اختلاف سے بچنے کے لئے اگر ان نمازوں کی قضاء کرلے تو یہ بہتر ہے۔

فتاویٰ محمودیہ میں ہے: ...... اگر مریض کی ایسی حالت ہو کہ وہ خطاب کو تو سمجھتا ہے، لیکن اشارہ نہیں کر سکتا، یا کسی حاذق دیندار معالج نے کہہ دیا ہے کہ اشارہ کرنے سے جان یا کسی عضو مثلاً آنکھ ضائع ہونے کا اندیشہ ہے اور اسی حالت میں اس کو ایک دن رات سے زیادہ گزر جائے تو اس کے متعلق فقہاء کا اختلاف ہے کہ وہ تندرست ہو جانے کے بعد ایسی حالت میں جو نمازیں چھوٹی ہیں ان کی قضاء کرے گا یا نہیں، ظاہر روایت یہ ہے کہ اس کے ذمے قضاء لازم نہیں اور اسی پر علماء کا فتویٰ ہے اور یہی تجنیس میں لکھا ہے اور اسی کی تصحیح کی ہے، مگر ہدایہ میں لکھا ہے کہ اس پر قضاء ضروری ہے اگر چہ جمہور علماء کا فتویٰ اس پر ہے کہ اس کے ذمے قضاء ضروری نہیں، لیکن چونکہ بعض علماء جیسے صاحب ہدایہ نے ہدایہ میں قضاء کو بھی تحریر فرمایا ہے اس لئے احوط یہی ہے کہ قضاء کی جائے۔

(فتاویٰ محمودیہ جلد ۷ ص ۵۵۷ ط دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی)۔

ورم سوجن کو جڑ سے ختم کرنے کا حکم:

اگر بدن میں ورم پیدا ہوجائے یعنی گوشت یا رگوں میں گانٹھ کا پیدا ہونا جس کا بڑھنا یہ غیر طبعی ہوتا ہے یہ ورم کسی بیماری یا آفت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے

اسکی پھر دو قسمیں ہیں:

۱)...... ایسے ورم جن کا علاج آسانی سے ہوسکتا ہو(good swalling) کہلاتے ہیں یہ وہ ورم ہوتا ہے جس کا غو(بڑھنا) سست ہوتا ہے آہستہ آہستہ بڑھتا ہے باہر کا غلاف اس کو گھیرے ہوتا ہے یہ سوجن محدود ہوتی ہے اور بڑھ کر خون میں منتقل نہیں ہوتی یہ سوجن علاج سے ٹھیک ہوجاتا ہے ایسے سوجن ورم کو کاٹنا یا جڑ سے نکالنا جائز نہیں ہے۔

۲)...... دوسرے وہ ورم یا سوجن جو لاعلاج ہوتے ہیں اورام خبیثہ کہلاتے ہیں یہ وہ سوجن ہے جو تیزی سے بڑھتا ہے اور بڑھتے بڑھتے جسم میں پھیل جاتا ہے۔

اس کی دو قسمیں ہیں:

۱)...... کینسرcancer(سرطان) ،

۲)...... سلحات (یہ گوشت میں پیدا ہونے والا ایک خطرناک ورم ہے)۔

کینسرcancer(سرطان):

کینسر بہت عام بیماری ہے یہ ساری دنیا میں پائی جاتی ہے یہ دل کی بیماری کے بعد دوسرے نمبر پر آتی ہے۔امریکہ جیسے ترقی یافتہ ملک میں یہ بیماری سب سے زیادہ ہے وہاں پر پانچ موتوں میں سے ایک موت کینسر کی وجہ سے ہوتی ہے۔امریکہ میں سب سے زیادہ کینسر پھیپھڑوں کی ہے جس کا سبب تمباکو نوشی ہے یہ بیماری عورتوں میں مردوں سے زیادہ ہے کیانکہ عورتیں سگریٹ نوشی زیادہ کرتی ہیں جسم کے مختلف اعضاء میں ٹشوز یا سیلز کی غیر نارمل یا غیر طبعی طریقے سے تعداد میں بڑھتے ہیں ان غیر طبعی ساختوں کو رسولی کہتے ہیں یہ اردگرد ٹشوز کو تباہ کردیتے ہیں۔یہ سیلز مقامی طور پر پیدا ہونے کے بعد بلڈ ویسلو یا لمفیٹک ویسلو کے زریعے سارے جسم میں پھیل جاتے ہیں۔اور اردگرد کی ٹشوز کو بہت نقصان پہنچاتے ہیں۔

کینسر دو قسم کے ہوتے ہیں:

۱)...... بےضرر Beningn یہ ٹیومرز ہوتے ہیں۔

۲)...... ضرر رساں Malingnant یہ مہلک ٹیومرز ہوتے ہیں بی ٹن ٹیومرز ایک جگہ پر ہوتے ہیں۔ان کو آپریشن سے نکال دیا جائے تو مریض کو آرام آجاتا ہےاوردوبارہ نہیں ہوتے کینسر کی مختلف قسمیں ہیں مثلاً جلد کا کینسر، پھیپھڑوں کا کینسر، دماغ کا کینسر، قولون کا کینسر، عورتوں کی چھاتی کا کینسررحم کا کینسر منہ اور حلق کا کینسر، معدے کا کینسر کینسر کی علامات کا فوراپتہ نہیں چلتا یہ جب پھیل چکا ہوتا ہے تب اس کا پتہ چلتا ہے کینسر چونکہ ایسی خطرناک بیماری ہے جس کی وجہ سے مریض موت کی منہ تک پہنچ جاتا ہےاوراس کا بچنا بہت مشکل ہوتا ہے یہ کینسرکا ورم چاہے بدن کے کسی حصے میں ہواس کا سرجری کے ذریعے نکالنابالکل جائز ہے۔

آپریشن سرجری برائے تشخیص مرض:

تشخیص وہ فن یا وہ راستہ ہے.جس سے مرض کی نوعیت کا جاننا آسان ہوتا ہے تشخیص کی یہ تعریف دو باتوں پر مشتمل ہے۔

۱)...... تشخیص طب کا ایک فن ہے۔

۲)...... تشخیص کا مقصد مرض کو پہچاننا ہے۔اورطب میں یہ دونوں چیزیں بڑی اہم ہیں۔اس فن کو حاصل کرنے کے لئے اس کے اسپیشلسٹ ڈاکٹروں کی صحبت اختیار کرنا ضروری ہے۔اس فن کو سیکھے بغیر مرض کی تشخیص کرنا جائز نہیں ہے۔

تشخیص سے حاصل ہونے والے علم کی چار صورتیں بنتی ہیں چاروں کا حکم الگ الگ ہے۔

۱)...... ڈاکٹر کو مرض ہونے کا یقین ہوتو اس یقین کے مطابق اس مرض کا جو بھی علاج ہو کرنا درست اور جائز ہوگا اگر چہ سرجری آپریشن ہو۔

۲)...... ڈاکٹر کو تشخیص کرنے کے بعد مرض کا ظن غالب ہوتو اس ظن غالب کا اعتبار ہوگا شک کی طرف التفات نہیں کیا جائے گا اور علاج کرنا ڈاکٹر کے لئے جائز ہوگا چاہے وہ سرجری ہی کیوں نہ ہو۔

۳)...... ڈاکٹر کو مرض کا یقین نہ ہو بلکہ مرض کا شک ہوتو اس صورت میں ڈاکٹر توقف کرے گا اگر مریض یا ڈاکٹر شک والی تشخیص کو بنیاد بنا کر سرجری کرنا چاہے تو ڈاکٹر کے لئے ایسا آپریشن کرنا جائز نہیں ہے، یہاں تک کہ شک والا پہلو ختم ہو کر کسی جہت کا غالب گمان ہوجائے۔

۴)...... مرض کا وہم ہو یقین نہ ہوتو ایسی صورت میں ڈاکٹر اور مریض کے لئے مرض موہوم کا آپریشن سے علاج کرنے کی اجازت

نہیں ہے اس لئے کہ اس صورت میں غالب گمان بیماری کا نہ ہونا ہے اور اعتبار غالب گمان کا ہوتا ہے۔

سرجری آپریشن برائے پوسٹ مارٹم:

پوسٹ مارٹم کا تعارف:

پوسٹ مارٹم انگریزی زبان کا ایک مرکب لفظ ہے۔جس میں پوسٹ کے معنیٰ ہیں After یعنی بعد اور مارٹم کے معنیٰ ہیں Death یعنی موت ۔چنانچہ پورے لفظ کا بامحاورہ ترجمہ بعد الموت یا موت کے بعد ہوگا۔میڈیکل ڈکشنری میں پوسٹ مارٹم کا اصطلاحی مفہوم یہ بیان کیا گیا ہے۔

" the post mortem ,exemination of body ancluding the anternal organs and atructure ofter dissection so as to determine the causes of death or the nature of pathological changes " .

یعنی مردہ جسم کو کھول کر اس کے اندرونی اور بیرونی اعضاء کا معائنہ کرنا تاکہ موت کا سبب معلوم ہو سکے۔

ڈاکٹر سی کے پاریکھ کی انگریزی کتاب "Text book of medical jurisprudences texicology docter" میں میڈیکولیگل اٹاپسی کی تعریف یوں کی گئی ہے۔قانون کے مطابق کسی رجسٹر میڈیکل ڈاکٹر کے ذریعے جسم انسانی کے اندرونی اور بیرونی اعضاء کا معائنہ کرکے موت کا وقت اور وجہ متعین کرنا۔پیتھالوجکل اٹاپسی کے ذریعے امراض کی تشخیص اور طبی ترقی کے راستے کھلتے ہیں۔

(پوسٹ مارٹم کی شرعی حیثیت مضمون مولانا الطاف الرحمن بنوی سہ ماہی المباحث الاسلامیہ جلد ۴ شمارہ ۱ ص ۵۱)۔

اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ پوسٹ مارٹم لاطینی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی موت کے بعد کے ہیں اس کا مقصد ہوتا ہے کہ موت کا سبب اور موت کی مدت معلوم کی جائے (اسلامی فقہ جلد ۲ ص ۲۳۲ مولانا مجیب اللہ ندوی ط پروگریسو بکس لاہور)

اقسام وانواع:

طریق کار کے اعتبار سے پوسٹ مارٹم کی دو قسمیں ہیں یا پھر مروجہ پوسٹ مارٹم معائنہ دو حصوں پر مشتمل ہوتا ہے۔

۱)...... ظاہری معائنہ (external examination

۲)...... اندرونی معائنہ(enternal examination)

ظاہری معائنہ کی تفصیل اور طریق کار:

بازوؤں اور ٹانگوں بالخصوص ہاتھوں، ہتھیلیوں اور انگلیوں کی وضع و پوزیشن کا مشاہدہ، لباس کا مشاہدہ اور اس پر کسی پھٹن یا کسی بٹن کا ٹوٹا ہوا ہونا، لباس کا بے ترتیب ہونا، جو کسی جھگڑے یا آپا دھاپی پر دلالت کرے، کو درج کرنا، لباس پر کٹاؤ، سوراخ یا بارودی اسلحہ کی بناء پر جلن سیاہی کا جسم پر واقع شدہ زخموں سے مقابلہ کرنا، خون کے داغون کا معائنہ کرنا، زہر، قے یا براز کے داغوں کو کیمیائی تحلیل کے لئے محفوظ رکھنا، اور ان کی بو کی طرف خصوصی توجہ کرنا کوئی پھندا ہو تو اسے بیان کرنا اور کھولنے سے پہلے اس کی تصویر کشی کرنا، اگر ممکن ہو تو گرہوں کو ایسے ہی محفوظ کر لینا ورنہ ان کو ڈھیلا کرنے اور کھولنے سے پہلے تفصیل سے ان کی جائے مرقوع اور ان کی قسم کا بیان کرنا، کیونکہ گرہ لگانے کا طریقہ شہادت میں اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ کپڑوں کو احتیاط کے ساتھ بغیر پھاڑے اتارا جائے اور اگر ان کو سالم اتارنا ممکن نہ ہو تو ان کو بے ترتیبی سے نہ کاٹا جائے بلکہ سلائیوں پر سے ادھیڑ لیا جائے سر سے پیر تک اور کمر سے سینہ وغیرہ جسم کی ظاہری سطح کا احتیاط کے ساتھ معاینہ اور مندرجہ ذیل تفاصیل کو مدنظر رکھا جائے۔

۱)...... وہ آثار و علامات جو موت کے بعد کی مدت پر دلالت کرتے ہیں۔ مثلاً مقعد کا درجہ حرارت، جسمانی تناؤ، نیلگوں دھبے، (lividity) دوران خون رکنے سے جسم کے ان حصوں میں جو زمین کے ساتھ متصل ہوں خون جمع ہونا شروع ہو جاتا ہے، جس کی بناء پر ان حصوں کی انتہائی باریک خون کی نالیاں (capillaries) خون سے پھول جاتی ہیں اور نتیجۃً سطح پر یہ نیلے دھبے سے ابھر آتے ہیں۔ یہ عمل موت سے ایک گھنٹہ بعد شروع ہوتا ہے اور چار سے بارہ گھنٹوں میں نمایاں ہو جاتا ہے۔ ان دھبوں کا محل وقوع اور مقدار و پیائش، نعش کے تنفخ اور ترشح (پھولنا اور پھٹنا) کی وسعت۔

۲)...... غیر شناخت شدہ لاشوں میں شناختی نشان مثلاً عمر (اس کی تصدیق دانتوں کی مدد سے اور اگر ضرورت ہو تو ایکسرے کی مدد سے) جنس، نوع، جسامت، جلد، بال، اور آنکھوں کی رنگت، گودنے کے نشانات، بھرے ہوئے زخموں کے نشانات اور دیگر خصوصیات، غیر شناخت شدہ افراد کی تصویر کشی پوسٹ مارٹم معاینہ کے اگلے مراحل سے پہلے ضروری کر لی جائے۔

۳)...... تقریبی وزن اور پیائش کر کے قد کا ذکر ضرور کیا جائے خواہ نعش کی شناخت ہو چکی ہو یا نہیں۔ جلد پر خون، مٹی، قے، براز، زہر یا بارود کے داغ دھبوں کا معاینہ، معاینہ کرنے والا ان کا صحیح اور تفصیلی بیان مع ان کے خاکوں کے درج کرے یا اگر ممکن ہو تو ان کی تصویر اتار لے۔

۴)...... بازؤوں پر اور رانوں اور کولہوں پر سوئیوں کے نشانات کو نظر انداز نہ کیا جائے کیونکہ ان سے کسی دوائی وغیرہ کی عادت میں مبتلاء ہونے کی طرف اشارہ مل سکتا ہے۔ تشدد کی علامات مثلاً خراش، زخم، جلن، کھولتے ہوئے پانی وغیرہ کی جلن، بالوں کی جھلسن وغیرہ کو بمعہ ان کی پیائش پوری تفصیل سے ذکر کرنا۔ اس ضمن میں سر اور گردن کا معاینہ انتہائی احتیاط سے کیا جائے۔ گردن کے گرد رسی باندھنے یا ناخنوں کے نشانات کا معاینہ کیا جائے۔

۵)...... جسم کے قدرتی سوراخوں مثلاً منہ، نتھنے، کان، مقعد، عورت کے قبل کا زخم، خارجی اشیاء اور خون وغیرہ کے اعتبار سے معاینہ، منہ اور نتھنوں پر جھاگ، دانتوں کے اعتبار سے زبان کا مقام، ہونٹوں اور منہ پر گلا دینے والی شے کے اثرات اور الکحل اور کار بالک تیزاب کی بو۔

۶)...... ریلوے اور ٹریفک کے دوسرے حادثات کی صورت میں آنکھوں کا مشاہدہ ضروری ہے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ غیر معلوم شخص نابینا ہو اور اس کی نابینائی اس حادثے کا موجب ہو۔ ہاتھوں کا معاینہ، انگلیوں میں کٹن، اور انگلیوں کے جڑوں کے جوڑوں کے اوپر خراش کے لئے، اگر مٹھی بھینچی ہوئی ہو تو دیکھنا کہ ہاتھ میں کوئی شے پکڑی ہوئی ہے یا نہیں؟ پھر نعش کو دھویا جائے اور اگر ضروری ہو تو سر کو مونڈ دیا جائے اور نیل کے داغوں یا خراشوں کی مزید تفتیش، جو خون یا مٹی کی وجہ سے پوشیدہ رہ گئی ہوں خصوصاً گردن اور منہ کے گرد۔ ظاہری معاینہ میں یہ بھی شامل ہے کہ عورت کے قبل کی گدی یا پھاہہ (vaginal swab) ضرور لیا جائے، چھری خنجر وغیرہ کے زخموں کو جسم چیرنے سے پہلے سلاخ ڈال کر دیکھا جائے۔ کسی ہڈی کا ٹوٹا ہوا ہونا یا جوڑ اپنی جگہ سے ہلا ہوا ہونا بھی زیر نظر رہے۔ ایسے قرائن کی تلاش ہو جن سے معلوم ہو سکے کہ متوفی دائیں ہاتھ سے کام کرنے کا عادی تھا یا بائیں سے؟

ظاہری معاینہ سے موت کے سبب کا کچھ اندازہ لگایا جا سکتا ہے مثلاً:

۱)...... جلد کی مخصوص رنگت شوخ سرخ کاربن مونو آکسائڈ گیس کا اثر۔

۲)...... چہرے کے پرانے بھرے ہوئے زخم یا پرانے جلنے کے آثار، مرگی۔

۳)...... باریک ناخنوں کے اثرات گلا گھونٹنا۔

۴)...... سوئی کے نشانات، عادی نشہ وغیرہ۔

۵)...... پاؤں کی سوجن اور ٹانگوں کی وریدوں کا پھولا ہوا ہونا۔ انجماد خون thrombosis اور (پھیپھڑوں کی چھوٹی شریانوں میں منجمد خون وغیرہ کے ٹکڑے کا پھنس جانا) pulmonary embolism کا اندیشہ۔

ظاہری معاینہ کا حکم اور شرعی حیثیت:

ظاہر معاینہ چند شرائط کے ساتھ جائز ہے ناجائز ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ وہ شرائط یہ ہیں:

۱)...... معاینہ بقدر ضرورت ہو، مقصد پورا ہو جانے کے بعد مزید معاینہ کرنا اور لاش کو ادھر ادھر پلٹنا جائز نہیں ہے۔

۲)...... معاینہ پردہ میں ہو عورت غلیظہ پر مکمل پردہ ہو، اگر عورت غلیظہ کے معاینہ کی ضرورت پڑے تو بقدر ضرورت ستر کھولا جائے اسے ایک مثال سے سمجھ لینا بہتر ہے۔medicolegel case کے طور پر ایک بائیس سالہ نوجوان کی نعش لائی گئی جس کو خنجر کا وار کر کے ہلاک کیا گیا تھا، اس کی بیضوی شکل کا بھنکا ہوا زخم ۳ سم لمبا اور ڈیڑھ سم چوڑا کمر پر لگا، یہ زخم دائیں کمر پر درمیان سے ساڑھے چار سم باہر کی جانب اور دائیں scapula کے ۷ سم نیچے کی جانب واقع تھا۔ ماہرین کا اندازہ تھا کہ زخمی ہونے کے بعد ایک گھنٹہ کے اندر اندر وہ مر گیا ہوگا، کمر کی جانب قمیص خون سے بھری ہوئی تھی اور بہت سا خون ضائع ہو چکا تھا اب اس کیس میں ظاہری معاینہ سے موت کا ایسا سبب سامنے ہے، جس کی طرف موت کی نسبت یقینی طور پر بلا کسی تردد کے کی جا سکتی ہے۔

(مریض و معالج کے اسلامی احکام ص ۱۷۵ ادارہ نشریات اسلام کراچی)۔

مولانا مجیب اللہ ندوی صاحب لکھتے ہیں:

جہاں تک ظاہری معاینہ کا تعلق ہے، یہ ہر حادثاتی موت اور قتل کی صورت میں کرنا ضروری ہے، اور اس میں کوئی شرعی قباحت نہیں ہے، البتہ عورت کے ظاہری معاینہ میں بھی مرد ڈاکٹر کو اس کی اجازت نہ ہونی چاہئے کہ وہ غیر محرم کے جسم کو چھوئے، ظاہری معاینہ ہی پر دیت، قصاص یا قسامت وغیرہ احکام مبنی ہیں ظاہری معاینہ کے لئے فقہاء کرام کی یہ جزئیات ہماری رہنمائی کرتی ہیں۔

میت حر ولو ذمیا او مجنونا بہ جرح او اثر ضرب او خنق او خروج دم من أذنہ أو عینہ وجد فی محلۃ (درمختار جلد ۵ ۴۴۳) کسی آزاد آدمی کی لاش اگر چہ وہ غیر مسلم یا پاگل ہی کیوں نہ ہو اس پر کوئی زخم ہو یا مار کا نشان ہو، یا گلا گھونٹنے کے آثار ہوں، یا اس کے کان یا آنکھ سے خون نکلا ہو اگر وہ کسی محلہ میں پائی جائے۔

اس صورت میں دیت یا قسامت کا حکم اس پر لگایا جائے گا لیکن یہ علامتیں نہ ہوں تو پھر اس کے بارے میں صاحب درمختار کہتے ہیں: " **ولا قسامة ولا دية فی میت لا أثر به لانه لیس بقتیل ،لأن القتیل عرفا هو فائت الحیاةبسبب مباشرة الحی وانه مات حتف انفه والغرامة تتبع فعل العبد او سیل دم من فمه او انفه او دبره او ذکره لأن الدم یخرج منها عادة** " . (۴۴۴)۔

کوئی قسامت، کوئی دیت اس میت کیلئے نہ ہوگی جس پر کسی قسم کی چوٹ کا نشان نہ ہو، کیونکہ یہ مقتول نہیں سمجھا جاسکتا، اس لئے کہ عام طور پر عرف میں مقتول وہ شخص قرار پاتا ہے جو کسی زندہ انسان کے فعل کی وجہ سے مرا ہو جب ایسا نہ ہو تو یہ سمجھا جائے گا کہ وہ اپنی فطری موت سے مرا ہے اور تاوان بندے کے فعل کے تابع ہے، یا خون اس کے منہ، ناک یا پیشاب، پاخانہ کی جگہ سے نکالا ہو، جہاں سے عادۃ خون نکلتا ہے تو بھی مقتول نہ سمجھا جائے گا۔

علامہ شامی اسی پر لکھتے ہیں: " ھذا اذا نزل من الراس فان علا من الجوف فقتیل "

یہ جب خون سر کی طرف سے آیا ہو، اگر پیٹ سے اوپر گیا ہو تو وہ قتیل سمجھا جائے گا۔

اسی طرح جنین کے بارے میں لکھتے ہیں:

" وماتم خلقة الکبیر وجد تام الخلقة سقط به اثر الضرب وجب القسامة والدیة "

اگر کوئی ساقط شدہ بچہ کسی محلہ یا بستی میں پایا، جس کی جسمانی ساخت مکمل ہو چکی ہو اور اس کے جسم پر چوٹ کے نشانات ہوں تو قسامت یا دیت واجب ہوگی۔

ان عبارتوں سے ایک بات معلوم ہوئی کہ وہ مقتول ہے یا اپنی فطری موت سے مرا ہے، یا اس کے جسم کا کوئی حصہ بے کار کردیا گیا ہے، اس کا فیصلہ پوسٹ مارٹم کے ظاہری معاینہ کے بعد ہی ہوسکتا ہے فقہاء نے بھی اپنے وقت کے تجربے کے اعتبار سے یہ حکم لگایا ہے، اس لئے ظاہری معاینہ شرعی اعتبار سے صحیح بلکہ بعض صورتوں میں ضروری ہے۔

دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ جب پوسٹ مارٹم سے ظاہری اسباب اس کے قتل ہونے کے مل جائیں اسی پر شرعی فیصلہ کردیا جائے گا دوسرے احتمالات کی وجہ سے اسے ملتوی نہیں کیا جائے گا البتہ مسلمان عورت کے ظاہری معاینہ کے لئے بھی کسی غیر محرم مرد کو اس کی اجازت شرعاً نہیں دی جاسکتی، اس کے لئے کسی عورت کا ہونا ضروری ہے۔ (اسلامی فقہ جلد۲ ص ۲۳۱[۴])۔

اندرونی معاینہ کی تفصیل اور اس کا طریق کار:

ہر کیس میں تینوں جوفوں کے اعضاء کا مکمل معاینہ ضروری ہے باوجود یہ کہ ایسی حالت پائی جاچکی ہو جو ظاہراً موت کا سبب بننے کو کافی ہو کیونکہ بصورت دیگر (یعنی اگر کسی اہم عضوء کا معاینہ نہ کیا گیا ہو) تو اس کے بارے میں آئندہ سوالات اٹھائے جاسکتے ہیں۔

حرام مغز کا معاینہ صرف اسی صورت میں لیا جائے گا جب کہ ریڑھ کی ہڈی کو زخم لگا ہو یا کوئی۔۔۔۔ایسا زہر استعمال کرایا گیا ہو جو حرام مغز پر اثر انداز ہوتا ہو مثلاً کچلہ وغیرہ یا حرام مغز سے متعلقہ کوئی مرض ہو مثلاً ٹیٹنس (tetanus) سب سے سہل طریقہ یہ ہے کہ پوسٹ مارٹم اس جوف سے شروع کیا جائے جو سب سے زیادہ متاثر ہوا ہو۔اور نشتر ہر کیس کے اپنے خصوصی حالات کے مطابق دیا جائے مثلاً سینے کے چھری خنجر وغیرہ کے زخم میں عام طور پر دئے جانے والے چیر سے عدول کیا جائے تا کہ ان زخموں کو نہ چھیڑا جائے بلکہ اسی طرح برقرار رکھا جائے۔عام قاعدہ کے مطابق ٹھوڑی سے لیکر پیر تک چیر دیا جائے گا البتہ پیٹ کو احتیاط سے کھولا جائے گا تا کہ آنتوں کو کوئی زخم نہ پہنچے۔

سینہ کی دیواروں کو، بافتوں (tissues) جلد اور گردن کی اندرونی بافتوں کو دائیں بائیں پلٹ دیا جائے اور جہاں گلا گھونٹنے کا شبہ ہو وہاں جلد کی اندرونی سطح اور گردن کے اندرونی حصوں کا بغور مطالعہ کیا جائے۔

سینہ کی درمیانی ہڈی (sternum) کو دونوں جانب کی پسلیوں کے غضروف (cartilages) سے کاٹ کر جدا کر لیا جائے اور ضرورت ہو تو ہنسلی کی ہڈی کو بھی آری سے کاٹا جائے، کچھ چیرنے سے پیشتر جوف بطنی اور اسکے اندر اعضاء کی حالت کا مشاہدہ کیا جائے تا کہ معلوم ہو سکے کہ اس جوف میں کوئی اور رطوبت وغیرہ یا یہ کہ اعضاء میں کوئی سوراخ ہے یا کسی عضوء کو کوئی زخم پہنچا ہے، اگر اس احتیاط کو نہ برتا جائے تو معاینہ کرنے والا اشتباہ میں پڑ سکتا ہے کہ بعد میں کسی مرحلہ پر نظر آنے والا خون یا زخم پہلے سے موجود تھا یا اس کے پیٹ کو چیرنے کی بدولت ہوا۔اسی احتیاط کو سینہ اور نرخرہ کھولتے ہوئے برتا جائے۔

چاقو کو پھر نچلے جبڑے کے اندرونی جانب پھیرا جائے تا کہ زبان کے منسلکات (attachment) کو جدا کیا جا سکے، زبان کو پھر حلق کے کاٹے ہوئے حصے کی جانب سے کھینچ لیا جائے اور چاقو کی کچھ تھوڑی سے اور تحریک سے اس کو بمعہ "mydid" ہڈی، حلق، نرخرہ سانس کی نالی اور مری کی پچھلی جانب سے آگے لایا جائے۔

بیماری کے آثار اب بآسانی ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔نرخرہ، سانس کی نالی اور مری میں قے شدہ مواد کا معاینہ کیا جائے اور تجزیہ کے لئے محفوظ کر لیا جائے۔زبان میں اب کچھ نشتر لگائے جائیں تا کہ معلوم ہو سکے کہ اس میں نیل تو نہیں؟ مری سانس کی نالی اور نرخرہ کو کاٹا جائے اور ان کا معمول کے خطوط پر معاینہ کیا جائے۔قاعدہ کے طور پر بہتر یہ ہے کہ سینے کے تمام اعضاء کو بمعہ زبان، نرخرہ اور حلق جدا کر لیا جائے البتہ اس سے پیشتر مری کے نچلے سرے پر ایک گرہ لگا دی جائے تا کہ معدہ کے اجزاء باہر نہ نکل سکیں۔

اب پھیپھڑوں پر نظر کی جائے اور وہی نشتر جو سانس کی نالی پر لگایا تھا، اس کو بڑھا کر سانس کی نالی اور چھوٹی نالیوں تک کھینچا جائے تا کہ جھاگ اور کوئی خارج شے اگر موجود ہو تو حاصل ہو سکے۔

قلب کا معاینہ پہلے ظاہری اور بیرونی ہوگا پھر اندرونی۔اس کے خانوں (والوں) کو اور سب سے اندر کی جھلی کو ظاہر کیا جائیگا۔دل کے عضلات کی حالت پر نظر رکھی جائے۔قلبی شریانوں کو کھولا جائے اور شریان اعظم (آورطہ) کی صحت کا اندازہ لگایا جائے،قلب اور خون کی قلبی نالیوں کا ایک ٹکڑا خوردبینی مطالعہ کے لئے علیحدہ کیا جائے۔

اس کیس میں جہاں "air embolism" یعنی ہوا کا بلبلہ خون کی نالی میں آگیا ہو اور قلب کی دموی نالیوں میں سے کسی نالی کا راستہ بند کردیا ہو) کا شبہ ہو،جھلی کی اس ہتھیلی کو جس میں قلب واقع ہے،پانی سے بھرلیا جائے۔اس کے بعد قلب کے خانوں میں سوراخ کر کے قلب کے دبانے سے پانی میں ہوا بلبلے کی شکل میں نمودار ہوگی۔قلب کے دائیں حصے میں خون جھاگ دار ہوگا،سینے کے بعد پیٹ کا معاینہ کسی زخم یا بیماری کے لئے کیا جائے۔نظام ہضم کے پورے سلسلے کو اس طول میں کھولا جائے،رحم اور اس کے متعلقات اور عورت کے قبل کا معاینہ زخم،اسقاط،پیدائش وغیرہ کے لئے کیا جائے،مثانے کا معاینہ قارورہ نکالنے کے بعد کیا جائے اور پراسٹیٹ غدود "prostate gland" کی حالت ملاحظہ کی جائے سر کھولنے کے لئے سر کی جلد وغیرہ کو ایک کان سے دوسرے کان تک اوپر کی جانب سے چیر دیا جائے اور پھر جلد وغیرہ کو آگے پیچھے پلٹ دیا جائے،ان کانوں کے ذرا اوپر سے پوری کھوپڑی کو آری سے کاٹا جائے کھوپڑی سے متصل اندر کی جھلی کا مشاہدہ کر کے اس کو کاٹ کر دماغ کو ظاہر کیا جائے،دماغ کا اس کی جگہ معاینہ کے بعد اس کو سامنے کی جانب سے انگلیاں داخل کر کے جدا کرلیا جائے اور حرام مغز سے کاٹ لیا جائے،دماغ کی ظاہری سطح اور اس کے قاعدہ (base) کا جریان خون،زخم یا مرض کے لئے معاینہ کیا جائے اور دماغ کی دموی رگوں کی کیفیت کا اندازہ کیا جائے پھر دماغ کے اندرونی مطالعہ کے لئے اس کو کاٹا جائے۔

سر کے قاعدے base کے مطالعہ کے لئے جھلیوں کو دور کیا جائے اور دیکھا جائے کہ ہڈی تو کہیں سے ٹوٹی ہوئی نہیں۔ اگرچہ ہڈی ٹوٹنے پر جریان خون خود دلالت کرتا ہے لیکن ایسا ہمیشہ نہیں ہوتا اور اگرچہ جھلیوں کا دور کرنا خاصا دشوار ہے پھر بھی اس احتیاط کو کسی قیمت پر نظر انداز نہ کیا جائے۔

زہر خوری اور زہر خورانی کی صورت میں توجہ زیادہ تر نظام ہضم پر مبذول رہے گی اس کیس میں منہ اور گلے کے موواینہ کے بعد معدے کو،اس کے دونوں سوراخوں سے دوہری گرہ لگا کر ان دونوں گرہوں کے درمیان کاٹ کر علیحدہ کرلیا جائے،یہ امر انتہائی ضروری ہے کہ بطن جوف کے ٹھوس اعضاء معدے اور آنتوں میں موجود مواد سے آلودہ نہ ہوں،کیونکہ آنتوں اور ٹھوس اعضاء میں زہر کی نسبتی واضافی مقدار سے زہر خوری کے بعد کی مدت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔جدا کرنے کے بعد معدے کو ایک صاف شیشے کی ڈش میں رکھ کر اس کو کاٹا جائے اور معدے میں موجود اجزاء کا معاینہ کیا جائے،اب ٹھوس اعضاء کو جدا کیا جائے اور معاینہ کسی الگ الگ ظروف

میں کیا جائے پورا یا کم از کم نصف جگر، دونوں گردے اور طحال (تلی) کو تجزیہ کے لئے لیا جائے۔

چھوٹی آنت کو بڑی آنت کے قریب سے گرہ دے کر قطع کر لیا جائے اور پھر اس کو کھول کر اس کا معاینہ کیا جائے، پھر ایک مرتبان میں اس کے اجزاء سمیت رکھ دیا جائے بڑی آنت کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا جائے اور بعض صورتوں میں دماغ اور پھیپھڑوں کے تجزیہ کے لئے بھی یونہی کیا جائے۔

تقریباً دس اونس خون قلب اور خون کی بڑی نالیوں سے اس کیس میں حاصل کیا جائے جس میں اڑنے والے زہر مثلاً کلوروفام، الکحل یا ہائیڈروسایانک، تیزاب (hydro cyanic acid) کا شبہ ہو یا گیس کے اثر سے مرنے کا واقعہ ہوا ہو۔

سرمہ اور سم الفار (سنکھیا) کے زہر خوری میں لمبی ہڈیوں کے ٹکڑے تجزیے کے لئے جدا کر دئے جائیں۔ (سہ ماہی، منہاج، لاہور مضمون ڈاکٹر عبد الواحد صاحب مدظلہ جلد نمبر ۲ شمارہ ۲)۔

انسانی معاشرے میں جرائم کا وجود ایک تلخ حقیقت ہے جس سے کسی صورت انکار نہیں کیا جاسکتا جرائم اور ان کے اسباب ومحرکات کا خاتمہ، مجرموں کی سرکوبی اور عدل وانصاف کا قیام ہمیشہ سے انسانیت کے مطلوب ومحبوب مقاصد میں شامل رہا ہے، جرائم کے اصل کرداروں تک رسائی اور بے گناہ کی بریت، مجرموں کی سرکوبیاور انصاف میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اور اسی سلسلے میں پوسٹ مارٹم، قانون نافذ کرنے والے اداروں اور عدلیہ کی مدد کرتا ہے۔

جرائم کی تفتیش میں پوسٹ مارٹم کی اہمیت کچھ مثالوں سے واضح ہو جائے گی۔

☆...... ایک شخص کو سڑک پر گاڑی چلاتے ہوئے دل کا دورہ پڑا، جس سے گاڑی پر کنٹرول نہ رہا گاڑی بے قابو ہوگئی اور سڑک کے کنارے ایک شخص پر جا چڑھی گاڑی کی تباہی اور دو آدمیوں کی موت کو دیکھنے والوں نے محض ایک حادثہ قرار دیا پوسٹ مارٹم سے اصل حقیقت کھل گئی کہ دل کا دورہ پڑنے سے ڈرائیور کی موت واقع ہو چکی تھی اور کم از کم ڈرائیور کی موت ایکسیڈنٹ کا نتیجہ نہیں تھی

☆...... ایک ایکسیڈنٹ میں پوسٹ مارٹم سے معلوم ہوا کہ ڈرائیور نے غیر معمولی مقدار میں شراب پی رکھی تھی۔

☆...... معاشرہ میں ایک معروف اور بااثر شخصیت کا انتقال ہو گیا اور اس کے کئی حریفوں اور مخالفین نے سکھ کا سانس لیا، متوفی کے ورثہ اور متعلقین نے مخالفین پر الزام لگایا کہ انہوں نے متوفی کو اپنے راستہ کی رکاوٹ سمجھتے ہوئے آہستہ آہستہ (یا فوری) اثر کرنے والا زہر دے کر قتل کیا ہے، عدلیہ کے حکم پر لاش کا پوسٹ مارٹم کیا گیا تو معلوم ہوا کہ ان کے شکوک وشبہات یا الزامات صحیح نہیں تھے، متوفی دل کا دورہ پڑنے سے یا کسی اور وجہ سے اچانک انتقال کر گئے تھے

☆...... ایک قدرتی یا سازش کے تحت ہونے والے فضائی حادثے میں کئی نامور اور اہم ملکی اور غیر ملکی شخصیاتکی موت ایسے واقع ہوئی کہ انسانی ڈھانچے بکھرے ہوئے اعضاء اور گوشت کے لوتھڑے باہم مل گئے۔ کسی ایک لاش اور اس کے اجزاء و اعضاء کی شناخت ممکن نہ رہی تو ڈاکٹروں نے پوسٹ مارٹم اور طبی معاینہ کے ذریعے لاشوں کی شناخت کر لی اور ایک ہی انسان کے بکھرے ہوئے اعضاء اور گوشت کے لوتھڑوں کو شناخت کر کے اکھٹا کر دیا، جس سے اس کے ورثہ اور متعلقین کو تدفین وغیرہ میں آسانی ہوگی۔

☆...... کسی دریا، نہر یا ڈیم میں تیرتی ہوئی ایک گلی سڑی لاش ملی، کیا متوفی ڈوب کر ہلاک ہوئے کہ تیرنا نہیں جانتے تھے یا قتل کے بعد کسی نے جرم چھپانے کے لئے لاش کو پانی میں ڈال دیا؟ متوفی نے خودکشی کے لئے خود نہر یا دریا میں چھلانگ تو نہیں لگائی؟ مرنے والے نے شراب یا منشیات کا استعمال تو نہیں کیا تھا؟ اسی طرح کے دیگر کئی سوالات کا جواب پوسٹ مارٹم سے مل سکتا ہے

پوسٹ مارٹم کے اغراض و مقاصد:

میت کا پوسٹ مارٹم (post martem) کئی اغراض و مقاصد کے لئے کیا جاتا ہے جن میں سے چند اہم مقاصد واغراض مندرجہ ذیل ہیں:

۱)...... غیر معلوم نعش کی شناخت کرنا۔

۲)...... موت کے بعد کی مدت اور وقت معلوم کرنا یعنی یہ معلوم کرنا کہ موت کب اور کس وقت ہوئی ہے اور اس کے بعد کتنی مدت گزری ہے؟۔

۳)...... نومولود میں اس امر کی تحقیق کرنا کہ وہ پیدائش کے وقت زندہ تھا یا نہیں اور اگر زندہ تھا تو اس میں زندہ رہنے کی صلاحیت بھی تھی یا نہیں۔

۴)...... موت کا سبب معلوم کرنا یعنی میت کا انتقال کس ظاہری سبب سے ہوا ہے یہ معلوم کرنا، اور موت کا سبب معلوم کرنے میں کئی مصلحتیں اور مقاصد ہوتے ہیں۔

الف)...... اگر کسی شخص کی موت کا سبب معلوم نہ ہو تو تفتیش جرائم کا محکمہ یہ جاننے کی کوشش کرتا ہے کہ اس کی موت زہر کھانے سے ہوئی یا گلا گھونٹنےسے یا ڈوب کر یا اور کسی پوشیدہ سبب کے نتیجہ میں ہوئی، تاکہ ظالم کی شناخت کر کے اس کو سزا دی جائے، اس کی سرکوبی کی جائے اور جرائم کی راہ محدود کی جائے۔

ب)...... بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی کا انتقال ہوا اور موت کا سبب معلوم نہیں ہوتا، جس کی بناء پر کسی بے قصور شخص

کوشبہ میں گرفتار کرلیا جاتا ہے، اس پر ظلم اور زیادتی کی جاتی ہے، نعش کا پوسٹ مارٹم کرنے کے بعد یقینی طور پر معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ شخص اپنی طبعی موت مرا ہے یا اس نے خودکشی کی ہے، کسی نے اسے مارا یا قتل نہیں کیا، ایسی صورت میں وہ بے قصور شخص رہا ہو جاتا ہے، اور اس کی جان چھوٹ جاتی ہے۔

ج)...... موت کا سبب معلوم کرنے کی ایک حکمت یہ بھی ہوتی ہے کہ بسا اوقات وبائی مرض پھیل جاتا ہے ڈاکٹر پوسٹ مارٹم کے ذریعے موت کے اسباب کا پتہ لگاتے ہیں، اسباب معلوم ہونے پر ان کا علاج اور مناسب احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کا حکم صادر کرتے ہیں۔

۵)...... تعزیراتی مقدمہ میں موت یا جرم کے اسباب دریافت کرنا۔

۶)...... اس کے ذریعے متقاضی امراض کی دریافت کرنا تا کہ اس کی روشنی میں ان امراض کے لئے مناسب علاج اور ضروری احتیاطی اقدامات کئے جاسکیں۔

۷)...... تشریح الابدان، علم طب کی تعلیم وتدریس مقصود ہونا جیسا کہ آج کل میڈیکل کالجز میں عموماً لاوارث مردہ شخص کی لاش کی کانٹ چھانٹ (body dissection students) عملی طور پر انسانی اعضاء کا مشاہدہ کرسکیں اور انسانی اعضاء کی ترکیب، ہڈیوں کے جوڑ، مختلف اعضاء کے درمیان تناسب اچھی طرح معلوم ہوسکے، آئندہ عملی میدان میں آپریشن کرنے میں سہولت ہو نیز مرض بیماری اور اس کے اسباب اور طریق علاج پر عبور حاصل ہو۔

اس وقت پوسٹ مارٹم عموماً مندرجہ بالا اغراض ومقاصد کے لئے کیا جاتا ہے۔ لیکن طب وسائنس کے میدان میں جس رفتار سے روز بروز ترقی ہو رہی ہے، اس کے پیش نظر مستقبل قریب یا بعید میں انسان نے طبی علوم کی ترقی کے نتیجے میں مزید کئی اغراض ومقاصد ایسے سامنے آسکتے ہیں جو بظاہر انسانی لاش کی قطع وبرید کا تقاضا کرتے ہوں۔

اندرونی معاینہ کا حکم:

میت کا اندرونی معاینہ کرنا یعنی لاش کی چیر پھاڑ کرنا شرعاً اس کی اجازت نہیں دی جاسکتی جس کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں:

پہلی دلیل:...... اندرونی معاینہ (internel examination) کی صورت میں پوسٹ مارٹم کا عمل حرمت انسانیت، تکریم آدمیت اور تعظیم بشریت کے خلاف ہے اللہ تعالی نے ہر انسان کو مکرم ومعزز پیدا فرمایا اور اس کا قرآن کریم میں واضح اعلان موجود ہے۔

قال اللہ تعالیٰ : ولقد کرمنا بنی آدم " .(سورۃ الاسراء آیت نمبر ۷۰).

ہم نے بنی آدم کو معزز و مکرم پیدا کیا اور انسان کا پوسٹ مارٹم کرنا انسان کی حرمت اور تعظیم کے خلاف ہے اور انسان کی توہین ہے۔

دوسری دلیل:......

شرعاً جیسے ایک زندہ انسان کے اعضاء کا کاٹنا اور اس کی ہڈیاں توڑنا جائز نہیں ہے، اسی طرح مردہ انسان کے اعضاء کا کاٹنا اور اس کی ہڈیاں توڑنا جائز نہیں ہے، یہ ایک مسلمہ مسئلہ ہے جو بے شمار احادیث سے ثابت ہے اس کے ناجائز ہونے کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ اس سے مردہ کو تکلیف ہوتی ہے ہم وہ احادیث بیان کرتے ہیں جن سے یہ مسلہ معلوم ہوگا کہ میت کی ہڈیاں توڑنا یا اس کے بدن میں کانٹ چھانٹ کرنا ناجائز اور حرام ہے

پہلی حدیث:......

سنن ابی داؤد میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کسر عظم المیت ککسرہ حیا (سنن ابی داؤد کتاب الجنائز جلد۲ ص۱۰۴) کسی مردہ کی ہڈی توڑنا ایسا ہی ہے جیسے کہ زندہ انسان کی ہڈی توڑنا یہ حدیث مختلف الفاظ کے ساتھ احادیث کی بہت سی کتب میں مروی ہے سنن ابن ماجہ میں بھی انہی الفاظ کے ساتھ یہ حدیث مروی ہے البتہ ابن ماجہ میں ام سلمہ رضی اللہ عنھا کی حدیث میں فی الاثم کا اضافہ ہے مؤطا امام مالک میں بھی حضرت عائشہ کی یہ حدیث مروی ہے۔

حدیث کا شانِ ورود:

قال السیوطی فی بیان سبب الحدیث عن جابرؓ خرجنا مع رسول اللہ ﷺ فی جنازۃ فجلس النبی ﷺ علیٰ شفیر القبر وجلسنا معہ فاخرج الحفار عظما ساقاً أو عضداً فذھب لیکسرہ فقال النبی ﷺ لا تکسرھا فان کسرک ایاہ میتا ککسرک ایاہ حیاً ولکن دسہ فی جانب القبر قالہ فی فتح الودود " (عون المعبود جلد ۹ ص ۱۱۶ ط دار الکتب العلمیہ بیرات لبنان).

علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے اس حدیث کا شان ورود یہ بیان کیا ہے کہ جابرؓ فرماتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ حضور ﷺ کے ساتھ جنازے میں گئے تو حضور ﷺ قبر کے کنارے بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ بیٹھ گئے تو قبر کھودنے والے نے ایک ہڈی

نکالی پنڈلی تھی یا بازو اور اس کو توڑنے لگا تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اسے مت توڑ کیونکہ تمہارا اسے توڑنا ایسے ہے جیسا کہ تمہارا اسے زندہ ہونے کی حالت میں توڑنا لیکن اس کو قبر کی ایک طرف دفن کردو۔

فائدہ:......

مذکورہ حدیث صحیح ہے یا کم از کم حسن ضرور ہے اس کے ثقہ ہونے کے لئے یہی بات کافی ہے کہ امام مالک نے اس کو اپنی کتاب مؤطا میں نقل کیا ہے امام بیہقی نے اسے موقوف نقل کرنے کے بعد تین مختلف سندوں کے ساتھ مرفوع بھی نقل کیا ہے علامہ ابن القطان نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔ حافظ ابن دقیق العید نے کہا کہ یہ حدیث امام مسلم کی شرط پر پوری اترتی ہے:

" قال فی المرقاة ملا علی القاری (رواہ مالک وابوداؤد) قال میرک وسکت علیه (وابن ماجه) قال میرک ورواه ابن حبان فی صحیحهاهو قال ابن القطان سنده حسن "

(مرقاة المفاتیح شرح مشکوٰة المصابیح جلد ۴ ص ۷۹ مکتبه امدایه ملتان)۔

حدیث کی تشریح:

نبی علیہ السلام کے اس مختصر اور جامع جملے سے جہاں احترام انسانیت اور میت کے ساتھ نرمی کا درس ملتا ہے وہاں یہ اشارہ بھی ملتا ہے کہ جس طرح زندہ انسان کی ہڈی توڑنے سے اسے تکلیف ہوتی ہے ایسے ہی مردہ انسان کی ہڈی توڑنے سے مردہ انسان کو تکلیف ہوتی ہے۔ جب زندہ انسان کو کسی بھی طرح سے تکلیف دینا جائز نہیں تو مردہ انسان کو تکلیف دینا بدرجہ اولیٰ جائز نہیں۔ اس لئے کہ زندہ انسان کو اگر تکلیف دی جائے مثلاً اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ دئے جائیں یا کسی اور طرح سے اسے تکلیف دی جائے تو اس سے عفو درگزر کی توقع کی جاسکتی ہے لیکن مردہ انسان دنیا سے رخصت ہوگیا دنیا کے تمام تر معاملات اس کے دامن سے چھوٹ گئے عالم برزخ کا مسافر بن گیا اس سے عفو درگزر کی امید ختم ہوجاتی ہے۔ اب اگر کوئی شخص اسکے جسم واعضاء کی چیر پھاڑ یا قطع وبرید کر کے اسے تکلیف وایذاء پہنچائے تو اس کی معافی کی امید ختم ہوجائے گی، لہٰذا زندہ انسان کی نسبت مردہ انسان کے جسم واعضاء میں زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔ بے شمار محدثین وشراح نے مذکورہ حدیث سے یہ مسئلہ مستنبط کیا ہے کہ میت کی ہڈی توڑنا حرام وناجائز ہے اور اس سے میت کو ایسی ہی تکلیف ہوتی ہے جیسے زندہ کو تکلیف ہوتی ہے۔

بذل المجہود شرح سنن ابی داؤد میں علامہ سہارنپوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: **" قال الطیبی فیه اشارة الیٰ أنه لایهان المیت کما لا یهان الحی وقال ابن الملک والیٰ ان المیت یتالم وقال ابن حجر من لوازمه انه یستلذ به الحی "۔**

(بذل المجهود جلد ۴ ص ۲۰۸ ط مکتبه قاسمیه ملتان).

علامہ طیبی فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں اس طرف اشارہ ہے کہ جس طرح زندہ انسان کی توہین جائز نہیں، اسی طرح میت کی توہین بھی جائز نہیں ہے۔

علامہ ابن الملک فرماتے ہیں کہ اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جس طرح زندہ انسان کو قطع وبرید سے تکلیف ہوتی ہے اسی طرح مردہ کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔

علامہ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ اس سے یہ بھی لازم آتا ہے کہ جس چیز سے زندہ لطف اندوز ہوتا ہے اس سے مردہ بھی لذت اندوز ہوتا ہے۔ انجاح الحاجہ میں ہے شیخ عبدالغنی صاحبؒ فرماتے ہیں: "قال ابن عبد البر یستفاد منه ان المیت یتألم بجمیع مایتألم به الحی ومن لوازمه انه یستلذ به الحی ".(حاشیه ابن ماجه ص ۱۱۶ قدیمی کتب خانه کراچی). علامہ باجیؒ فرماتے ہیں: "یرید ان له من الحرمة فی حال موته مثل ماله منها حال حیاته وان کسر عظامه فی حال موته یحرم کمایحرم کسرها حال حیاته". (مؤطاامام مالک حاشیہ ص ۲۲۰ ط نور محمد کتب خانہ کراچی)۔

ترجمہ: مراد یہ ہے کہ میت کو حالت موت میں وہ احترام حاصل ہے جو اسے زندہ ہونے کی حالت میں حاصل ہوتا ہے اور موت کی حالت میں میت کی ہڈی توڑنا اس طرح حرام ہے جس طرح زندہ ہونے کی حالت میں اس کی ہڈی توڑنا حرام ہے۔

اسلام میں احترام میت کی تاکید:

اسلام میں جہاں زندہ انسان کے احترام کی تاکید کی گئی ہے وہاں مردہ انسان کے احترام کو بھی ضروری ولازمی قرار دیا ہے۔ تمام علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مسلمان کی عزت وحرمت موت وحیات ہر دو حالتوں میں برابر ہے۔

محقق علی الاطلاق علامہ ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ (فتح القدیر) میں لکھتے ہیں: " لاتفاق علیٰ ان حرمة المسلم میتاً کحرمة حی ". (فتح القدیر جلد ۲ ص ۱۰۲ ط مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر)۔

اس بات پر اتفاق ہے کہ مردہ مسلمان کی عزت وحرمت زندہ مسلمان کی طرح ہے۔

دوسری حدیث:......

طبرانی اور مجمع الزوائد میں حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے مجھے

ایک قبر پر بیٹھے دیکھا تو فرمایا اے قبر والے قبر کے اوپر سے اتر جاؤ، تم قبر والے مدفون کو تکلیف نہ دو وہ تمھیں تکلیف نہیں دے گا۔

" انزل عن القبر لا تؤذ صاحب القبر فلا یؤذیک "

(شرح معانی الآثار جلد اص ۳۲۹ ط مکتبہ حقانیہ ملتان)۔

اسی طرح کی اور بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں حتی کہ بعض صحیح احادیث میں قبروں پر بیٹھنے پر سخت قسم کی وعیدیں آئی:

" فی سنن ابی داؤد عن ابی هریرة قال قال رسول الله ﷺ لان یجلس احدکم علیٰ جمرة فتحرق ثیابه حتیٰ تخلص الیٰ جلده خیر له من ان یجلس علیٰ قبر "

(سنن ابی داؤد جلد ۲ ص ۱۰۶ کتاب الجنائز).

ابی داؤد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی ایک انگارے پر بیٹھ جائے اور وہ اس کو جلا کر اس کی کھال تک پہنچ جائے، یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ قبر پر بیٹھے۔ کسی نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے قبر پر پاؤں رکھنے کا مسئلہ پوچھا تو آپ نے فرمایا کما اکرہ اذی المومن فی حیاتہ فانی اکرہ اذاہ بعد موتہ (شرح الصدور ص ۱۲۶ مطبوعہ خلافت اکیڈمی سوات) مجھ کو جس طرح زندہ مسلمان کی ایذاء ناپسند ہے یوں ہی مردہ کی بھی ناپسند ہے۔

تیسری حدیث:.......

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" المیت یؤذیه فی قبره بمایؤذیه فی بیت "

(الفردوس بماثور الخطاب رقم الحدیث ۵۴۷ جلد اص ۱۹۹ ط دار العلمیہ بیروت)

میت کو جس بات سے گھر میں ایذاء ہوتی ہے قبر میں بھی اس سے ایذاء پاتا ہے۔

علامہ عبدالرؤف مناوی حدیث کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:" افاد ان حرمة المؤمن من بعد نوته باقية "

(فیض القدیر شرح جامع الصغیر رقم الحدیث ۹۲۳۱ جلد ۴ ص ۵۵۱ دار المعرفتہ بیروت)۔

چوتھی حدیث:.......

" فی مصنف ابن ابی شیبه عن عبد الله بن مسعودؓ قال اذیٰ المؤمن فی موته کأذاه فی حیاته "

(مصنف ابن شیبہ جلد۳ ص ۲۴۵ کتاب الجنائز ط مکتبہ امدادیہ ملتان)۔

عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ مومن کو مرنے کے بعد تکلیف واذیت دینا ایسا ہے جیسا کہ اسے اس کی زندگی میں تکلیف اور اذیت دینا۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ میت کو بھی ایذاء اور تکلیف پہنچانا اسی طرح منع اور حرام ہے جیسا کہ زندہ شخص کو اذیت اور دکھ دینا ممنوع اور حرام ہے۔

تیسری دلیل:...... پوسٹ مارٹم یہ مثلہ کے مشابہ ہے اور کسی بھی شخص کا مثلہ کرنا شرعاً حرام اور ناجائز ہے اس لئے پوسٹ مارٹم بھی حرام و ناجائز ہے۔

مثلہ کی تعریف:......

مثلہ کہتے ہیں: "التشویه بقطع الأعضاء للحی والمیت". (معجم لغۃ الفقہاء ص ۴۰۴ ط ادارۃ القرآن کراچی)۔

یعنی زندہ اور مردہ شخص کے اعضاء کاٹ کر بدشکل بنادینا، چہرہ بگاڑ دینا، مَثل یا مُثلۃ سزا دینا، ناک کان کاٹنا۔

(لغات الحدیث جلد۴ ص ۱۸۸)۔

علامہ زمخشری (الفائق فی غریب الحدیث) میں لکھتے ہیں: "مثلت بالرجل امثل به مثلاً اذا سودت وجهه او قطعت انفه وما اشبه ذلک " . (الفائق فی غریب الحدیث جلد۳ ص ۲۲۵).

جب آپ کسی آدمی کا چہرہ بگاڑ دیں یا اس کی ناک کاٹ دیں یا اس جیسا کوئی فعل کر دیں تو یہ مثلہ ہے اس موقعہ پر لہا جاتا ہے۔ " مثلت بالرجل "

بے شمار احادیث سے مثلہ کی حرمت صراحۃً ثابت ہے مثلاً صحیح بخاری شریف میں حضرت قتادہؓ کی حدیث میں ہے:

" بلغنا ان النبی ﷺ بعد ذلک (وقعة عکل وعرینه) کان یحث علی الصدقة وینهیٰ عن المثلة " . (صحیح البخاری جلد۲ ص ۶۰۲)۔

قتادہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر پہنچی کہ اس واقعہ عکل وعرینہ کے بعد حضور صدقہ کی ترغیب دیتے اور مثلہ سے منع فرماتے۔

امام بخاریؒ نے بخاری شریف میں باب باندھا ہے باب ما یکرہ من المثلۃ والمصبورۃ والمجسمۃ اس باب کے تحت امام بخاریؒ نے عبد اللہ بن یزید کی حدیث نقل کی ہے: " عن عبد اللہ بن یزید عن النبی ﷺ انہ نھیٰ عن النُھبۃ و المثلۃ " .

(بخاری جلد دوم ص ۸۲۸ کتاب الذبائح والصید ط دار الحدیث ملتان)۔

حضور ﷺ نے ڈاکہ ڈالنے اور مثلہ کرنے سے منع فرمایا ہے حتیٰ کہ انسان تو دور جانور کا مثلہ کرنے سے بھی حضور ﷺ نے منع فرمایا ہے بلکہ آپ نے لعنت فرمائی ہے جانور کا مثلہ کرنے والے پر بخاری شریف میں ہے:

" لعن النبی ﷺ من مثل بالحیوان " (حوالہ بالا).

جب جانور کے مثلہ کرنے والے پر لعنت کی گئی تو انسان کا مثلہ کرنے والے پر تو بدرجہ اولیٰ لعنت ہوگی۔

اس لئے حضور ﷺ جب کوئی لشکر دشمن کے مقابلے کے لئے روانہ فرماتے تو آپ ان کو نصیحتیں فرماتے ان میں سے آپ ﷺ یہ بھی فرماتے ولا تمثلوا (مسلم شریف جلد ۲ ص ۸۲ کتاب الجھاد والسیر) کہ اپنے دشمن کا مثلہ مت کرو۔

جب کافر دشمن کا مثلہ کرنا جائز نہیں جہاد کے موقع پر تو عام حالات میں مسلمان کے نعش کی پوسٹ مارٹم کی اجازت کیسے ہوسکتی ہے۔ سنن ابی داؤد میں ہیاج بن عمران سے روایت ہے کہ عمران میرے والد کا غلام بھاگ گیا تو انہوں نے نظر مانی کہ اگر اللہ نے مجھے اس پر قدرت دی تو میں ضرور اس کے ہاتھ کاٹوں گا عمران نے مجھے بھجا تا کہ اس بارے میں حضور ﷺ سے پوچھ کر آؤں میں سمرہ بن جندب کے پاس آیا میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ حضور ﷺ ہم کو صدقہ کرنے پر ابھارتے اور ہم کو مثلہ کرنے سے منع کرتے میں عمران بن حصین کے پاس آیا ان سے پوچھا تو انہوں نے بھی ایسا ہی فرمایا۔

(سنن ابی داؤد جلد ۲ ص ۱۴ کتاب الجھاد باب فی النھی عن المثلہ).

جب مثلہ حرام و ناجائز ہے تو پوسٹ مارٹم کی اجازت کہاں سے دی جاسکتی ہے پوسٹ مارٹم بھی مثلہ کے مشابہ ہے بلکہ پوسٹ مارٹم تو مثلہ سے بھی بڑھ کر ہے۔

چوتھی دلیل:.......

عدالتی پوسٹ مارٹم کی صورت میں عموماً کئی گھنٹے تک میت کو رکھا جاتا ہے جس کی وجہ سے اس کے کفن، دفن، اور نماز جنازہ میں تاخیر ہوجاتی ہے جبکہ ان چیزوں میں جلدی کرنا ہی بہتر ہے۔

حصین بن دحوح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ طلحہ بن براءؓ بیمار ہوئے تو رسول اللہ ﷺ ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے، ان کی حالت نازک دیکھ کر آپ ﷺ نے دوسرے آدمیوں سے فرمایا میں محسوس کرتا ہوں کہ ان کی موت کا وقت ہی آگیا ہے ---اگر ایسا ہو جائے تو مجھے خبر کی جائے اور ان کی تجہیز و تکفین میں جلدی کی جائے، کیونکہ کسی مسلمان کی میت کے لئے مناسب نہیں کہ وہ دیر تک اپنے گھر والوں کے بیچ میں رہے (سنن ابی داؤد و معارف الحدیث)۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ جب تمہارا کوئی آدمی انتقال کر جائے تو اس کو دیر تک گھر میں مت رکھو اور قبر تک پہنچانے اور دفن کرنے میں سرعت سے کام لو۔

(بیہقی، شعب الایمان و معارف الحدیث بحوالہ احکام میت ص ۳۳ ط کتب خانہ مظہری کراچی)۔

(جاری ہے......)۔

......☆☆☆☆☆......

جدید مالیاتی نظام کا اسلامی تصور
مجموعہ مقالات اسلام آباد فقہی سیمینار
منعقدہ ۱۵ مارچ ۲۰۰۲ء زیر اہتمام جامعہ المرکز الاسلامی پاکستان
باہتمام: مجلس مشاورت المباحث الاسلامیہ

کتاب کے اہم ابواب:۔ شیئرز اور کمپنی کی شرعی حیثیت ☆ قسطوں پر خرید و فروخت کی شرعی حیثیت ☆ کمپنی بورڈ آف ڈائریکٹرز اور شیئر ہولڈرز کا باہمی رشتہ ☆ کرنسی نوٹ کی تین فقہی وضاحتیں ☆ نوٹ ثمن عرفی ہے نہ کہ سند حوالہ ☆ اسلامی بینکاری اور عملی تجاویز برائے غیر سودی بینکاری ☆ اسلامی بینکاری کے مسائل اور ان کے حل کی تجاویز ☆ اسلامی بینکاری عملی خاکہ اور تجاویز ☆ بلاسود بینکاری میں دشواریاں اور ان کا شرعی حل ☆ مرابحاتی کاروبار کی شرعی حیثیت ☆ اسلامی بینکاری میں کمپیوٹر کا استعمال اسلام میں مالیاتی نظام کے مختلف پہلو ☆ اسلام کے مالیاتی نظام کا خاکہ ☆ سفارشات۔ اور بہت کچھ

ہر گھر، لائبریری کی ضرورت۔ علماء طلباء کی اولین پسند

معیاری جلد، کمپیوٹر کمپوزنگ، اعلیٰ کاغذ

صفحات: 319 ھدیہ: 240 روپے